تحریر مولانا شکیل الرحمٰن مصباحی

نذرانہ عقیدت

مرشد گرامی، فیض الاولیا، یادگار اسلاف، خطیب البراھین

نظام الملۃ والدین حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ

صوفی **محمد نظام الدین** محدث بستوی

نوری برکاتی رضوی مدظلہ العالی

(خلیفہ حضور احسن العلماء مارہرہ مطہرہ)

شیخ الحدیث دارالعلوم تنویرالاسلام امرڈوبھا کبیر نگر (بستی۔ یوپی)

کی خدمت عالیہ میں پیش ہے

گر قبول افتد زہے عزوشرف

نیازمند

شکیل الرحمٰن نظامی مصباحی

تقدیم

ہمدرد قوم وملت حضرت علامہ مولانا محمد عبد المبین نعمانی مدظلہ العالی

مہتمم دار العلوم قادریہ چریا کوٹ مئو (یوپی)

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۲ء) نے ایمان وعقیدے کی اصلاح میں جو رول ادا کیا ہے اور بدعقیدہ لوگوں کی سرکوبی میں جو جد وجہد کی ہے اس کی مثال چودہویں صدی سے لے کر اب تک پیش نہیں کی جا سکتی۔

چونکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ ایک سچے عاشق رسول تھے اور عاشق یہ گوارہ نہیں کرتا کہ اس کے محبوب کو کچھ کہا جائے اس کی شان میں گستاخی کی جائے ایسے موقع پر سچے عاشق کا فریضہ ہوتا ہے کہ اپنی تمام قوت محبوب کے دفاع میں صرف کر دے چنانچہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہی کیا اس کا صلہ انھیں رب عزوجل کی طرف سے یہ ملا کہ آج حق کے علمبرداروں کے دل کی آپ دھڑکن بن چکے ہیں مسلک حق کی ترجمانی آپ کے نام سے ہوتی ہے آپ نے اللہ کے محبوب اکبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق کیا تو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دلوں میں آپ کی عظمت بٹھا دی اور ایسی کہ آج سب اہل حق اعلیٰ حضرت کا دم بھر رہے ہیں دنیا آپ کی عاشق ہوتی جا رہی ہے آپ کے نام پر نام رکھنا معراج سمجھا جانے لگا ہے آپ کے مقبول عالم سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کی تو سارے جہاں میں دھوم مچی ہوئی ہے محافل میلاد ومجالس ذکر رسول میں جہاں دیکھیے یہی نغمۂ جانفزا سنائی دے رہا ہے اور

حیرت کی انتہا ہے کہ یہی علمائے دیو بند اپنے اکابر کو "حضرت اقدس" لکھتے نہیں تھکتے جبکہ اس میں ان کے بقول وہی قباحت ہے جو اعلیٰ حضرت میں ہے، کہ جیسے 'اعلیٰ' تفضیل کا صیغہ ہے اقدس بھی تفضیل کا صیغہ ہے، اب کوئی کہے کہ حضور کو تو یہ لوگ صرف حضرت کہتے ہیں اور اپنے مولویوں کو حضرت اقدس کہتے ہیں اس میں دیو بندی مولویوں کو حضور سے بڑھانا لازم آتا ہے تو شاید ہرگز ہرگز یہ بات انھیں قبول نہ ہوگی حالانکہ یہ الٹی منطق انہیں کے گھر کی ہے، اصل میں بددیانتی یہ ہے کہ حقیقت کو چھپا کر بات کی جارہی ہے، حقیقت یہ ہے کہ "اقدس ہو یا اعلیٰ، یا اکبر اس قسم کے صیغے محض کسی شخصیت کی عظمت کو ظاہر کرنے اور اس کے اپنے ہم عصروں پر تفوق دکھانے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ، بلاشبہ فائق الاقران تھے۔ منفرد زمانہ تھے مجدد وقت تھے اور اپنے ہمعصروں میں بلاشبہ سب سے ارفع واعلیٰ بھی میرے اس دعویٰ پر آپ کی علمی اصلاحی اور تحقیقی تصانیف شاہد عدل ہیں، آپ کے تجدیدی کارنامے بین ثبوت ہیں آپ کی مقبولیت ومحبوبیت دلیل کافی ہے نہ آج تک ان کے جیسا مفتی پیدا ہوا نہ محقق، نہ مناظر دیکھنے میں آیا نہ متکلم، نہ مفسر دیکھنے کو ملا نہ محدث نہ ایسا داعی نظر آیا نہ مبلغ، نہ ایسا مصنف ہوا نہ مترجم، الغرض کہ کون سی علم کی شاخ ہے جس پر امام موصوف نے آشیانہ نہ بنایا ہو، کون سا فن ہے جس پر آپ نے قلم نہ اٹھایا ہو، ایسے یگانہ روزگار کو تو اعلیٰ حضرت کہا ہی جا سکتا ہے۔ بلکہ آپ ہی کو یہ لفظ اور یہ خطاب خوب خوب زیب دیتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں عزیزی الاسعد مولانا شکیل الرحمٰن نظامی مصباحی بستوی نے سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کو لفظ اعلیٰ حضرت سے یاد کرنے اور اس کے ہر طرح جائز ہونے کا بھرپور ثبوت فراہم کیا ہے، موصوف نے علمی تحقیقی انداز سے اور اکابر اہل سنت کے اقوال کی روشنی میں تو اس کا جواز ثابت ہی کیا ہے۔ خود مخالفین اعلیحضرت کے اقوال کی

روشنی میں بھی اس امر کا ثبوت فراہم کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو اعلیٰ حضرت کہا جا سکتا ہے کیوں کہ علمائے دیوبند نے خود اپنے اسلاف واکابر کے لئے لفظ اعلیٰ حضرت کا کثرت سے استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے خوب روشن ہے۔ لیکن عجیب جرأت ہے کہ جو لفظ ہمارے اعلیٰ حضرت کے لئے ناجائز وحرام بلکہ کفر تک بتاتے ہیں وہی بات اپنے اکابر کے لئے جائز مانتے ہیں نہ صرف جائز بلکہ اس کا برملا اور بار بار اپنی تصانیف میں اظہار بھی کرتے ہیں۔

اللہ رے نیرنگی افکار کا عالم
جو بات کہیں ننگ وہی بات کہیں فخر

مولانا شکیل الرحمٰن مصباحی نوجوان اور محنتی عالم دین ہیں، جو کام کرتے ہیں ڈوب کر کرتے ہیں، اس کتاب کو بھی محنت سے لکھا ہے، کئی کئی بار چریا کوٹ کا سفر خاص اسی کام کے لیے کیا میری لائبریری کو کھنگالا اور میری نشاندہی سے بھی استفادہ کیا۔ چنانچہ اعلیحضرت محدث بریلوی کے لئے لفظ اعلیٰ حضرت کے استعمال کے جواز پر موصوف نے دلائل کا انبار لگا دیا ہے، جس کے پڑھنے کے بعد منصف مزاج اور دیانتدار آدمی تو ضرور قائل ہو جائے گا، مگر جو معاند ومخالف ہوگا اسے بھی خاموش رہے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔

ہمیں امید ہے کہ مصنف کی یہ محنت ضرور ٹھکانے لگے گی۔ اور اس کے مثبت ومفید اثرات ضرور ظاہر ہوں گے۔ اور یہ کتاب مقبول خاص وعام ہوگی اور ساتھ ہی اس سے غلط پروپیگنڈہ کرنے والوں کی علمی بددیانتی کا بھی پردہ چاک ہوگا۔ ضرورت ہے کہ اہل خیر حضرات اس کتاب زیادہ سے زیادہ چھپوا کر یا خرید کر مسلمانوں میں تقسیم کریں تا کہ ایک مجدد اسلام، ایک عارف کامل، ایک محدث اکبر، اور فقیہ اعظم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو گھر تک پہنچایا جا سکے۔ خدا سے دعا ہے کہ یہ کتاب مقبول ہو اور اس کی خوب خوب پذیرائی

ہو اور مصنف کو اس کا بہتر سے بہتر صلہ ملے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وآلہ وصحبہ وسلم

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

المجمع الاسلامی ملت نگر مبارک پور اعظم گڑھ

۳؍صفر المظفر ۱۴۲۳ھ

عرض حال

۲۰ رمئی ۲۰۰۱ء کو امام احمد رضا محدث بریلوی کے عرس کے موقع پر روزنامہ "راشٹریہ سہارا لکھنؤ" کا اعلیٰ حضرت نمبر نکلا۔ عوام وخواص میں اس کی بے پناہ مقبولیت ہوئی اس کے بعد راشٹریہ سہارا کے منیجر جناب عظیم خاں صاحب نے اعلیٰ حضرت نمبر کی سیریز نکالنے کا اعلان کر دیا لیکن برا ہو تعصب کا کہ ابھی چار ہی نمبر نکل پائے تھے کہ معاندین امام احمد رضا کی صفوں میں واویلا مچ گیا اور راشٹریہ سہارا کے دفتر میں اس قسم کے سوالات آنے لگے، کیا بریلی کے مولانا احمد رضا خاں کو اعلیٰ حضرت کہنا درست ہے۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف حضرت کہا جاتا ہے۔ اور آپ اعلیٰ حضرت نمبر کی سیریز نکال رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے لئے منیجر صاحب کو بھی سوچنا پڑا، کیونکہ وہ ان دیوبندی شاطروں کی پر اسرار چالوں سے واقف نہیں تھے، کہ وہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے غلام رسول رضوی نمائندہ راشٹریہ سہارا مبارک پور کو لکھنؤ بلایا۔ کہ آپ اسکا جواب لکھوا کر جلدی دیجئے۔ وہ لوٹ کر لکھنؤ سے واپس آئے اور آکر مفتی معراج القادری صاحب سے اس اعتراض کا ذکر کیا اور مجھ سے جواب لکھنے کے لئے کہا۔ راقم نے اسے لکھ کر استاذ کریم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی سے اصلاح لی اور ایک کاپی غلام رسول رضوی صاحب کو اور ایک کاپی ماہنامہ اشرفیہ میں اشاعت کے لئے دیدی۔ چنانچہ یہ مضمون اگست ۲۰۰۱ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ تو اس کے بعد ہی سے کچھ احباب کا برابر اصرار ہوتا رہا کہ اسے کتابی شکل میں شائع کرا دیا جائے۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی مضمون کچھ اضافے کے ساتھ انصاف پسند حضرات کی نذر ہے۔

اخیر میں شکر گزار ہوں استاذی الکریم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی کا کہ انہوں نے اس کی اصلاح فرما کر اس لائق بنادیا کہ یہ رسالہ آپ کے ہاتھوں تک پہنچا۔ اور اپنے جملہ اساتذہ کرام اور ان احباب کا جو اپنے نیک مشوروں سے ہمیشہ نوازتے رہتے ہیں۔ اور عزیز مخلص عالی جناب الحاج سیٹھ اخترِ عالم نظامی صاحب کا جنھوں نے اخراجات کا بار اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ التحیۃ والثناء کے صدقہ وطفیل ان کے رزق حلال میں وسعتیں اور کسب خیر میں برکتیں اور مزید خدمت دین کا جذبہ عطا فرمائے اور دعا ہے مولا تعالیٰ ہمارے پیرومرشد اور جملہ اساتذہ کرام کا سایہ شفقت تا دیر ہمارے سروں پر قائم ودائم فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

طالب دعا

شکیل الرحمٰن نظامی مصباحی ابن اکرام نوری

درجہ تحقیق الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

مقام اگیا پوسٹ چھاتا ضلع کبیر نگر (یوپی)

۲۵ ربیع الاول بروز جمعہ مبارکہ ۱۴۲۳ھ

باسمہ تعالیٰ

اعظم، اکبر، اعلی، عربی زبان میں اسم تفضیل کہلاتے ہیں جب کسی وصف میں دو یا زیادہ افراد شریک ہوں اور ان میں ایک دوسرے سے بڑھا ہوا ہو، تو اس کی زیادتی کا اظہار کرنے کے لئے اسم تفضیل کا صیغہ استعمال کرتے ہیں مثلاً حامد و محمود دونوں صاحب علم ہیں مگر حامد فوقیت رکھتا ہے تو کہیں گے حامد، محمود سے اعلم ہے ناصر، منصور سے اعلی ہے شاہد، مشہود سے اعظم ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن پر زیادتی یا فوقیت ہے ان کی صراحت نہیں کی جاتی اور سننے والا قرائن سے سمجھ لیتا ہے۔

مثلاً رب تعالی کے لئے اعظم، اکبر، اعلی بولا جائے تو یہ معنی ہوتا ہے کہ تمام موجودات اور ساری کائنات سے زیادہ عظمت بڑائی اور بلندی والا خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے لئے بولا جائے تو یہ معنی ہوتا ہے کہ مخلوقات میں سب سے زیادہ عظمت بڑائی اور بلندی والے حضرت ابوبکر کو صدیق اکبر کہا جائے تو یہ معنی ہوتا ہے کہ انبیاء کے بعد امتیوں میں سے سب سے بڑے صدیق و راست باز اگر اس لفظ سے کوئی یہ سمجھے کہ حضرت ابوبکر کو انبیاء، غیر انبیاء سب کی بہ نسبت صداقت میں زیادہ کہا گیا کہ تو یہ عرف و محاورہ سے اس کی بے خبری ہوگی۔ اور اگر اہل علم ہو کر کوئی ایسا کہتا ہے تو وہ بڑی بھاری علمی خیانت ہے۔

کبھی کسی خاص دور یا خاص ملک یا علاقہ کے افراد کی بہ نسبت کسی کی زیادتی کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور عرف و محاورہ یا اصطلاح یا قرائن کی مدد سے بغیر صراحت کے بھی اسے سمجھ لیا جاتا ہے مثلاً فتوے میں بہت سے حضرات کے لئے ''مفتی اعظم'' استعمال ہوا اور اب بھی استعمال ہوتا ہے مگر اس کا یہ معنی نہیں ہوتا کہ ممدوح ہر دور کے فقہا اور مفتیوں سے

زیادہ عظیم ہے بلکہ خاص اپنے زمانہ یا اپنے ملک کے منتیوں میں اس کی عظمت اور بڑائی مقصود ہوتی ہے۔

اسی طرح وزیر اعظم اور وزیر اعلی کے القاب سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ یہ شخص ہر دور یا ہر ملک کے وزیروں سے بڑا اور بلند ہے بلکہ کسی ملک کے مرکزی مقام میں رہنے والے وزراء میں سب سے زیادہ ممتاز اور با اختیار کو وزیر اعظم کہتے ہیں اور ہندوستان کے کسی صوبہ کے مرکزی مقام میں رہنے والے وزراء میں سب سے زیادہ ممتاز اور با اختیار کو وزیر اعلی کہتے ہیں اگر کوئی شخص اس سے ہر ملک یا ہر دور کے لحاظ سے عظیم و بلند وزیر کا معنی سمجھے اور یہاں اس لقب کو غلط اور بے جا بتائے تو عرف و اصطلاح سے اس کی بے خبری کی علامت ہوگی۔

اسی طرح معزز لوگوں کے لئے جناب یا حضرت کا استعمال شروع ہوا پھر ان میں کسی کی فوقیت ظاہر کرنے کے لئے اسے عالی جناب یا اعلی حضرت کہا گیا یعنی اپنے ہم عصر حضرات میں سب سے بلند و بالا۔ یہ لفظ جہانگیر، شاہ جہاں اور عالمگیر کے لئے بھی فارسی تاریخی کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ سلاطین دکن کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا تھا اور حیدر آباد و اطراف میں ان کے لئے اب بھی رائج ہے اور یونہی کویت میں آج بھی وہاں کے وزیر اعظم امیر احمد الصباح کو اعلی حضرت کہا اور لکھا جاتا ہے۔

علمائے دیوبند نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب کے لئے ''اعلی حضرت'' کا لقب کثرت سے استعمال کیا لیکن جب یہی لفظ بریلی کے شہرہ آفاق اور یگانہ روزگار عالم ربانی امام احمد رضا محدث بریلوی قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کے لئے ان کے معتقدین نے استعمال کیا تو اسے اتنی شہرت حاصل ہوئی کہ جب بھی یہ لقب مطلقاً بولا جاتا ہے سننے والوں کا ذہن انہیں کی طرف جاتا ہے۔

اس شہرت کی وجہ سے ماضی کے معظم حضرات کے ساتھ اس لقب کا استعمال ذہنوں سے ایسا اوجھل ہو گیا کہ حلقۂ دیوبند کے لوگ بے خبر عوام کو یہ باور کرانے لگے کہ ماضی

میں یہ لقب کسی دوسری شخصیت کے لئے استعمال نہ ہوا محض سنیوں نے غلو عقیدت میں مولانا احمد رضا خاں کو اعلیٰ حضرت کہنا شروع کر دیا جب کہ رسول اقدس ﷺ کے لئے حضرت، آں حضرت اور حضور کہا جاتا ہے مگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کو ان سے بھی بڑھا دیا گیا۔ اب ان سے کون پوچھے کہ اگر یہی معاملہ ہے تو علمائے دیوبند نے حاجی صاحب کو سرکار اقدس ﷺ سے کیوں بڑھا دیا؟ اور آپ لوگ آج بھی اپنے سارے علماء کے لئے حضرت حضور کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور یہی سرکار اقدس کے لئے بھی بولتے ہیں تو ان علماء کو اگر سرکار سے بڑھایا نہیں تو برابر تو کر دیا یہی کیا کم گستاخی و بے ادبی ہے اس منطق کی رو سے تمام معظم لوگوں کے لئے حضرت حضور اور جناب کا بھی استعمال ناجائز وحرام بلکہ کفر ہونا چاہئے عرف ومحاورہ وقرائن اور اہل استعمال کے مقصد ونیت کو پس پشت ڈال کر القاب والفاظ کو اپنے ذہن کا گڑھا ہوا معنیٰ پہنانے کا یہی حال رہا تو نہ معلوم کتنے القاب والفاظ جو اہل زبان اور مستند وبا احتیاط علما میں بھی بلا نکیر استعمال ہو رہے ہیں ناجائز وحرام بلکہ کفر وشرک کے دائرے میں داخل ہو جائیں گے پھر تو ساری دنیا کا دائرہ تنگ اور لکھنا پڑھنا بولنا سب کچھ دوبھر ہو جائے گا۔

میں نے ابتدا میں عرض کیا کہ الفاظ کے معنیٰ متعین کرنے میں عصرو زمانہ عرف و محاورہ اور قرائن وحالات کا دخل ہوتا ہے اس کے کچھ شواہد بھی پیش کر دوں تا کہ عام قارئین کو خوب تسلی ہو جائے۔

سرکار دو عالم ﷺ کی امت ساری امتوں سے افضل ہے یہ تمام اہل اسلام کو تسلیم ہے مگر قرآن کریم میں بنی اسرائیل کے لئے فرمایا "اِنِّی فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ" (میں نے تم کو سارے جہان والوں پر فضیلت دی) کسی نے اس کا یہ معنیٰ لیا کہ بنی اسرائیل انبیاء وملائکہ وامت محمد ﷺ سے بھی افضل ہیں بلکہ تمام مفسرین نے یہی بتایا کہ اس دور کی امتوں پر فضیلت وبرتری عطا فرمانا مقصود ہے۔

صدیق اکبر سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطاب ہے حالانکہ سب سے بڑے صدیق حضور ﷺ ہیں، ''فاروق اعظم'' سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطاب ہے حالانکہ معنی لغوی کے اعتبار سے فاروق اعظم صرف سرکار دو عالم ﷺ ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے حالانکہ یہ لفظ بھی اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے صرف سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ہے ''غوث اعظم'' و ''غوث الثقلین'' حضور شیخ محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے حالانکہ ان کے لغوی معنی حضور ﷺ کے ساتھ مختص ہیں، کسی نے بھی ان لفظوں سے نہیں سمجھا کہ انھیں حضور ﷺ کے مقابلے میں بولا جا رہا ہے، ورنہ یہی اعتراض یہاں بھی جوڑا جاسکتا ہے کہ صدیق اکبر، فاروق اعظم، اور حضرت ابوحنیفہ کو امام اعظم اور حضرت شیخ محی الدین جیلانی کو غوث اعظم غوث ثقلین کہنے کا کیا جواز ہے حالانکہ یہ اعتراض کوئی خبطی ہی کرے گا یا علم سے کورا یا پھر تعصب کا مارا کوئی سرپھرا۔

واضح رہے کہ مذکورہ شخصیات کے لئے مذکورہ القاب کا استعمال صرف اہل سنت ہی کے یہاں نہیں بلکہ اہل دیوبند کے یہاں بھی بلا نکیر رائج ہے۔

علامہ مصطفےٰ رضا قادری مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے معنے ہے کہ اعلیٰ پیش گاہ اور محاورے میں اس کا اطلاق معظم تر شخص پر شائع ہے جیسے معظمین کو حضرت کہا جاتا ہے یونہی جیسے جناب کہا جاتا ہے سرکار بولا جاتا ہے، اور راجپوتانہ کے محاورے میں معظم شخص پر دربار کا اطلاق کیا جاتا ہے یونہی عام محاورے میں ''معظم تر'' کو جناب عالی، عالی جناب، عالی سرکار اور سرکار عالی کہا جاتا ہے۔ یوں ہی حضرت اعلیٰ، اعلیٰ حضرت، حضرت عالی بھی۔ (فتاوی مصطفویہ ج ا ص ۴۵۱)

حضرت صدر الشریعۃ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان مصنف بہار شریعت فرماتے ہیں۔

لفظ 'اعلی حضرت' انبیاء کرام علیہم السلام یا صحابہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ خاص نہیں، نہ عرفاً خاص نہ شرعاً حضرت اور حضور کا لفظ تو بہت عام ہے اب اگر کسی معظم دینی کو اعلی حضرت کہا تو اسے نبی یا صحابہ کے کسی خاص وصف میں شریک کرنا نہ ہوا، بلکہ ان تمام لوگوں میں جنھیں حضرت یا حضور کہا جاتا ہے ان سے بڑا مانا اور اس میں اصلاً حرج نہیں بلکہ معظمان دین کو عظمت کے ساتھ ذکر کرنا چاہئے بلکہ قرآن مجید تو مطلقاً مومنین کے لئے فرماتا ہے، انتم الاعلون ان کنتم مومنین، تمہیں اعلی ہو اگر مومن ہو۔ (فتاوی امجدیہ ج ۴ ص ۲۶)

حضور شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"یہ تو کہیں بھی ثابت نہیں کہ کسی نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلی حضرت لکھا یا کہا ہو البتہ سلاطین، مشائخ اور علماء کے لئے اس کا اطلاق صدیوں سے مسلمانوں میں رائج ہے بلکہ دیو بندیوں میں بھی سلطان محی الدین اورنگ زیب غازی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے درباری ان کے والد ماجد شاہجہاں مرحوم کو اعلیحضرت کہتے اور لکھتے تھے۔ دکن میں قدیم سے لے کر آج بھی نواب حیدر آباد کو اعلی حضرت کہا اور لکھا جاتا ہے اس کے علاوہ اور بہت سے نوابوں کو اعلی حضرت کہا اور لکھ گیا ہے، دیو بندی جماعت کے چاروں سرغنہ گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی، تھانوی بلکہ پوری جماعت حاجی امداد اللہ صاحب کو زندگی بھر اعلیٰ حضرت کہتی رہی لکھتی رہی اور آج بھی کہتی اور لکھتی رہتی ہے اس کے علاوہ کچھوچھہ مقدسہ کے لوگ شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت اقدس سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی قدس سرہ کو اعلیٰ حضرت کہتے اور لکھتے ہیں اعلیٰ حضرت لقب ہے جیسے حضرت ابوبکر کا صدیق اکبر، حضرت عمر کا فاروق اعظم، حضرت امام ابوحنیفہ کا امام اعظم، محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر کا غوث اعظم یہ سب القاب ہیں القاب میں معنی حقیقی کا لحاظ نہیں ہوتا بلکہ من وجہ مناسبت کافی ہوتی

ہے غور کیجئے صدیق اکبر، فاروق اعظم، غوث اعظم، امام اعظم کا معنی لغوی حقیقی کا لحاظ کیجئے
تو اس کے مصداق مخلوقات میں صرف حضور اقدس ﷺ ہیں مگر پوری امت بلا کسی انکار کے
ان حضرات پر ان القابات کا اطلاق کرتی ہے اسی طرح اعلیٰ حضرت چودھویں صدی
میں مجدد اعظم، اعلی حضرت کا لقب اجلہ علمائے کرام نے قرار دیا اب اس کے معنی حقیقی
پر نظر نہیں کی جائے گی بلکہ ادنیٰ مناسبت دیکھی جائے گی چونکہ مجدد اعظم امام احمد رضا قدس
سرہ اپنے دور میں تمام علماء ومشائخ میں بلاشبہہ اعلیٰ تھے اس لئے ان کا لقب اعلیٰ حضرت
پڑا اس پر اعتراض کرنا جہالت و بد باطنی ہے۔" (قلمی فتاوی ۳۴۰۰)

ایک سوال کے جواب میں خطیب مشرق پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد
نظامی علیہ الرحمہ الہ آبادی تحریر فرماتے ہیں۔

جب دنیائے سنیت اپنے مقتدائے اعظم تاجدار اہل سنت سیدنا امام احمد رضا
کو اعلی حضرت کہتی ہے۔ تو علمائے دیوبند ناک بھوں چڑھا کر افترا باندھتے ہیں کہ دیکھو
بدعتیوں نے اپنے مولانا کو اعلی حضرت کہہ دیا۔ کیا خوب اگر کسی کو اعلی حضرت کہنا اتنا ہی
بڑا جرم وخطا ہے تو اپنے گریبان میں منھ ڈال کر حسب ذیل حوالہ ملاحظہ فرمایئے۔

ایک دن اعلی حضرت نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا
پکا رہی ہیں کہ جناب مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ اٹھ
تو اس قابل نہیں ہے کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علما ہیں۔ اس کے
مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔ تذکرۃ الرشید کے صفحہ ۴۶ کے حاشیہ سے صفحہ ۴۷ تک تقریباً
ایک درجن سے زائد مقامات میں حاجی صاحب کو اعلی حضرت لکھا گیا ہے۔ پوری کتاب کی
چھان پھٹک کر کے اعداد شماری کی جائے تو سیکڑوں مقامات پر اعلی حضرت ملے گا۔ فرمایئے یہ
ستم کیسی ہے۔ وہی لفظ کہیں کبیدگی کا سبب اور کہیں باعث فخر ومباہات۔ ع کچھ تو
ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اور محض اعلی حضرت لکھنے پر اکتفا نہیں بلکہ کریلا نیم چڑھا کے مطابق معاذ اللہ ثم معاذ اللہ سید الکونین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجی صاحب کے مطبخ کا باورچی بنا دیا۔ سچ ہے، دیوبندیت جس شجر خبیث کا دوسرا نام ہے اگر اس کے برگ وبار یہ نہ ہوں گے تو اور کیا ہوں گے۔ کون مولانا گنگوہی، حاجی امداد اللہ صاحب کے مہمان ہونے والے تھے، تو آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قدم رنجہ فرما کر گنگوہی کے لئے کھانا پکایا۔ خدا مسلمانوں کو پناہ دے ایسی بدعقیدگی اور گندم نما جو فروشوں سے۔ سچ کہا ہے غالب نے۔

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی　　　اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی۔

(انکشافات صفحہ ۱۱۳۱)

خود دیوبند کے نہاں خانے میں کتنے اعلیٰ حضرت چھپے بیٹھے ہیں ذرا انہیں کی مستند کتابوں کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں ان کی کتاب تذکرۃ الرشید ہے ان کے عظیم پیشوا مولوی عاشق الٰہی میرٹھی اس کے مصنف ہیں انہوں نے اپنے خانوادے کے مرشد اعظم حاجی امداد اللہ صاحب کو ۲۱۴ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

تذکرۃ الرشید جلد اول ناشر مکتبہ شیخ زکریا مفتی اسٹریٹ سہارنپور یوپی۔

نمبر شمار	اعلی حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت	۴۰	۱۳
۲	اعلیٰ حضرت	۴۰	۱۶
۳	اعلیٰ حضرت	۴۰	۱۸
۴	اعلیٰ حضرت	۴۰	۲۰
۵	اعلیٰ حضرت	۴۰	۲۱
۶	اعلیحضرت حاجی صاحب	۴۱	۲

۷	اعلیٰ حضرت	۴۱	۹
۸	اعلیٰ حضرت	۴۱	۱۱
۹	اعلیٰ حضرت	۴۲	۱
۱۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۴۲	۱۰
۱۱	اعلیٰ حضرت	۴۲	۱۱
۱۲	اعلیٰ حضرت	۴۲	۱۱
۱۳	اعلیٰ حضرت	۴۲	۱۳
۱۴	اعلیٰ حضرت	۴۲	۱۳
۱۵	اعلیٰ حضرت	۴۲	۱۷
۱۶	اعلیٰ حضرت	۴۳	۳
۱۷	اعلیٰ حضرت	۴۳	۵
۱۸	اعلیٰ حضرت	۴۳	۵
۱۹	اعلیٰ حضرت	۴۳	حاشیہ/۳
۲۰	اعلیٰ حضرت	۴۳	حاشیہ/۱۰
۲۱	اعلیٰ حضرت	۴۳	حاشیہ/۳۰
۲۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۴۴	!!
۲۳	اعلیٰ حضرت	۴۵	۸
۲۴	اعلیٰ حضرت	۴۵	۱۰
۲۵	اعلیٰ حضرت	۴۵	۲۲

۲۶	اعلیٰ حضرت	۴۶	۳
۲۷	اعلیٰ حضرت	۴۶	۱۳
۲۸	اعلیٰ حضرت	۴۶	۱۶
۲۹	اعلیٰ حضرت	۴۶	۱۷
۳۰	اعلیٰ حضرت	۴۳	حاشیہ ۲۳
۳۱	اعلیٰ حضرت	۴۶	۲۱
۳۲	اعلیٰ حضرت	۴۶	۲۳
۳۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۴۶	حاشیہ ۴
۳۴	اعلیٰ حضرت	۴۶	حاشیہ ۱۶
۳۵	اعلیٰ حضرت	۴۶	حاشیہ ۲۴
۳۶	اعلیٰ حضرت	۴۶	حاشیہ ۳۱
۳۷	اعلیٰ حضرت	۴۶	حاشیہ ۳۳
۳۸	اعلیٰ حضرت	۴۷	۲
۳۹	اعلیٰ حضرت	۴۷	۳
۴۰	اعلیٰ حضرت	۴۷	۵
۴۱	اعلیٰ حضرت	۴۷	۸
۴۲	اعلیٰ حضرت	۴۷	۹
۴۳	اعلیٰ حضرت	۴۷	۱۱
۴۴	اعلیٰ حضرت	۴۷	۱۴

۴۵	اعلیٰ حضرت	۴۸	۵
۴۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۴۸	۶
۴۷	اعلیٰ حضرت	۴۸	۷
۴۸	اعلیٰ حضرت	۴۸	۹
۴۹	اعلیٰ حضرت	۴۸	۱۱
۵۰	اعلیٰ حضرت	۴۸	۱۲
۵۱	اعلیٰ حضرت	۴۸	۱۳
۵۲	اعلیٰ حضرت	۴۸	۱۴
۵۳	اعلیٰ حضرت	۴۸	۲۱
۵۴	اعلیٰ حضرت	۴۹	۱۸
۵۵	اعلیٰ حضرت	۴۹	۲۳
۵۶	اعلیٰ حضرت	۵۰	۴
۵۷	اعلیٰ حضرت	۵۰	۱۰
۵۸	اعلیٰ حضرت	۵۰	۱۴
۵۹	اعلیٰ حضرت	۵۰	۱۴
۶۰	اعلیٰ حضرت	۵۰	۱۵
۶۱	اعلیٰ حضرت	۵۰	۱۸
۶۲	اعلیٰ حضرت	۵۰	۲۰
۶۳	اعلیٰ حضرت	۵۰	۲۳

۶۴	اعلیٰ حضرت	۵۱	۴
۶۵	اعلیٰ حضرت	۵۱	۴
۶۶	اعلیٰ حضرت	۵۱	۸
۶۷	اعلیٰ حضرت	۵۱	۱۶
۶۸	اعلیٰ حضرت	۵۱	۲۳
۶۹	اعلیٰ حضرت	۵۲	۲۱
۷۰	اعلیٰ حضرت	۵۳	۳
۷۱	اعلیٰ حضرت	۵۳	۱۱
۷۲	اعلیٰ حضرت	۵۳	۱۳
۷۳	اعلیٰ حضرت	۵۳	۱۴
۷۴	اعلیٰ حضرت	۵۳	۱۹
۷۵	اعلیٰ حضرت	۵۳	۲۱
۷۶	اعلیٰ حضرت	۵۴	۱
۷۷	اعلیٰ حضرت	۵۴	۲
۷۸	اعلیٰ حضرت	۵۴	۷
۷۹	اعلیٰ حضرت	۵۴	۸
۸۰	اعلیٰ حضرت	۵۴	۱۶
۸۱	اعلیٰ حضرت	۵۴	۲۲
۸۲	اعلیٰ حضرت	۵۵	۶

۱۲	۵۵	اعلیٰ حضرت	۸۳
۲۲	۵۶	اعلیٰ حضرت	۸۴
۹	۵۷	اعلیٰ حضرت	۸۵
۱۰	۵۷	اعلیٰ حضرت	۸۶
۲	۵۹	اعلیٰ حضرت	۸۷
۵	۷۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۸۸
۹	۷۴	اعلیٰ حضرت	۸۹
۱۲	۷۴	اعلیٰ حضرت	۹۰
۱۳	۷۴	اعلیٰ حضرت	۹۱
۲۳	۷۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۹۲
۷	۷۵	اعلیٰ حضرت	۹۳
۹	۷۵	اعلیٰ حضرت	۹۴
۲۲	۷۵	اعلیٰ حضرت	۹۵
۲۳	۷۶	اعلیٰ حضرت	۹۶
۲	۷۷	اعلیٰ حضرت	۹۷
۱۲	۷۷	اعلیٰ حضرت	۹۸
۱۷	۷۷	اعلیٰ حضرت	۹۹
۱۹	۷۷	اعلیٰ حضرت	۱۰۰
۲۲	۷۷	اعلیٰ حضرت	۱۰۱

۱۰۲	اعلیٰ حضرت	۷۸	۱۴
۱۰۳	اعلیٰ حضرت	۷۸	۱۹
۱۰۴	اعلیٰ حضرت	۷۹	۷
۱۰۵	اعلیٰ حضرت	۸۰	۲
۱۰۶	اعلیٰ حضرت	۸۰	۱۴
۱۰۷	اعلیٰ حضرت	۸۰	۱۶
۱۰۸	اعلیٰ حضرت	۸۰	۱۶
۱۰۹	اعلیٰ حضرت	۸۱	۱۶
۱۱۰	اعلیٰ حضرت	۸۱	۸
۱۱۱	اعلیٰ حضرت	۸۱	۸
۱۱۲	اعلیٰ حضرت	۸۱	۱۱
۱۱۳	اعلیٰ حضرت	۸۱	۱۳
۱۱۴	اعلیٰ حضرت	۱۱۴	حاشیہ ۳۸
۱۱۵	اعلیٰ حضرت	۱۱۵	حاشیہ ۱۵
۱۱۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲۴	حاشیہ ۹
۱۱۷	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲۴	حاشیہ ۱۷
۱۱۸	اعلیٰ حضرت	۱۲۸	۲۲
۱۱۹	اعلیٰ حضرت	۱۳۰	۱۰
۱۲۰	اعلیٰ حضرت	۱۳۲	۱۴

۱۲۱	اعلیٰ حضرت	۱۳۶	۱
۱۲۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۰۶	۳
۱۲۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۰۶	۱۰
۱۲۴	اعلیٰ حضرت	۲۰۶	۱۲
۱۲۵	اعلیٰ حضرت	۲۰۶	۱۳
۱۲۶	اعلیٰ حضرت	۲۰۶	۱۶
۱۲۷	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۱۶	۱
۱۲۸	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۱۶	۴
۱۲۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۲۲	۱۸
۱۳۰	اعلیٰ حضرت	۲۲۲	۱۹
۱۳۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۳۷	۵
۱۳۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۳۷	۱۶
۱۳۳	اعلیٰ حضرت	۲۳۷	۱۹
۱۳۴	اعلیٰ حضرت	۲۳۷	۲۳
۱۳۵	اعلیٰ حضرت	۲۳۸	۱
۱۳۶	اعلیٰ حضرت	۲۳۸	۲
۱۳۷	اعلیٰ حضرت	۲۳۸	۴
۱۳۸	اعلیٰ حضرت	۲۳۸	۵
۱۳۹	اعلیٰ حضرت	۲۳۸	۷

۱۴۰	اعلیٰ حضرت	۲۳۸	۸
۱۴۱	اعلیٰ حضرت	۲۳۸	۱۱
۱۴۲	اعلیٰ حضرت	۲۳۸	۱۴
۱۴۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۳۹	۳
۱۴۴	اعلیٰ حضرت	۲۳۹	۱۷
۱۴۵	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۴۱	۱۲
۱۴۶	اعلیٰ حضرت	۲۴۱	۱۳
۱۴۷	اعلیٰ حضرت	۲۴۱	۱۷
۱۴۸	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۴۱	۲۰
۱۴۹	اعلیٰ حضرت	۲۴۱	۲۲
۱۵۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۴۴	۴

تذکرۃ الرشید جلد دوم

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱۵۱	اعلیٰ حضرت	۷	۴
۱۵۲	اعلیٰ حضرت	۷	۹
۱۵۳	اعلیٰ حضرت	۷	۱۳
۱۵۴	اعلیٰ حضرت	۷	۱۴
۱۵۵	اعلیٰ حضرت	۷	۱۷

۱۷۵	اعلیٰ حضرت	۱۱۵	۱۴
۱۷۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۴۳	۴
۱۷۷	اعلیٰ حضرت مرشد العرب والعجم	۱۵۴	۱۰
۱۷۸	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۵۵	۱۵
۱۷۹	اعلیٰ حضرت	۱۵۶	۲۳
۱۸۰	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۶۷	۲۰
۱۸۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۸۴	۹
۱۸۲	اعلیٰ حضرت	۱۸۴	۱۴
۱۸۳	اعلیٰ حضرت	۱۸۴	۱۶
۱۸۴	اعلیٰ حضرت	۱۸۴	۱۷
۱۸۵	اعلیٰ حضرت	۱۸۴	۱۳
۱۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۸۵	۱
۱۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۸۵	۴
۱۸۸	اعلیٰ حضرت	۱۸۵	۲۲
۱۸۹	اعلیٰ حضرت	۱۸۶	۱
۱۹۰	اعلیٰ حضرت	۱۸۶	۵
۱۹۱	اعلیٰ حضرت	۱۸۶	۱۳
۱۹۲	اعلیٰ حضرت	۱۸۷	۹
۱۹۳	اعلیٰ حضرت	۱۸۷	۱۴

۱۹۴	اعلیٰ حضرت	۱۸۷	۲۰
۱۹۵	اعلیٰ حضرت	۱۸۸	۵
۱۹۶	اعلیٰ حضرت	۱۸۸	۸
۱۹۷	اعلیٰ حضرت	۱۸۸	۱۰
۱۹۸	اعلیٰ حضرت	۱۸۸	۱۴
۱۹۹	اعلیٰ حضرت	۱۸۹	۶
۲۰۰	اعلیٰ حضرت	۲۱۹	۱
۲۰۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۶۹	۸
۲۰۲	اعلیٰ حضرت	۲۸۷	۲۲
۲۰۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۳۱۱	۷
۲۰۴	اعلیٰ حضرت	۳۱۱	۱۴
۲۰۵	اعلیٰ حضرت	۳۱۱	۱۵
۲۰۶	اعلیٰ حضرت	۳۱۱	۱۶
۲۰۷	اعلیٰ حضرت حاجی امداداللہ	۳۱۹	۱۵
۲۰۸	اعلیٰ حضرت	۳۱۹	۱۷
۲۰۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۳۲۰	۱
۲۱۰	اعلیٰ حضرت	۳۲۰	۶
۲۱۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۳۲۰	۷
۲۱۲	اعلیٰ حضرت	۳۲۰	۱۲

۲۱۳	اعلیٰ حضرت	۳۲۶	۱۲
۲۱۴	اعلیٰ حضرت	۳۲۶	۱۳

اب ان کی دوسری کتابوں کو بھی دیکھتے چلئے ۔تحفہ القادیان ۔ یہ کتاب بھی دیوبند سے شائع ہوئی ہے اس کے مصنف مولوی سیف اللہ مبلغ دار العلوم دیوبند ہیں ۔وہ صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں ۔

"بحکم سیدی مولائی قطب ربانی حکیم الامت اعلیٰ حضرت قاری طیب صاحب مدیر دیوبند۔

ان کے پیشوا مولانا زکریا سہارنپور (شیخ الحدیث مظاہر العلوم) اپنی کتاب آپ بیتی میں اپنے بزرگوں (مولانا عبدالرحیم رائپوری ،مولانا حاجی امداداللہ ،مولانا رشید احمد گنگوہی ،مولانا اشرف علی تھانوی ،مولانا مظہر وغیرہ) کو ۱۸۹ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

حوالے ملاحظہ ہوں۔

آپ بیتی جلد اول ناشر مکتبہ شیخ زکریا مفتی اسٹریٹ سہارن پور (یوپی)

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری	۵۱	۴
۲	اعلیٰ حضرت	۵۶	۷
۳	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۸۹	۶
۴	اعلیٰ حضرت رائپوری	۸۳	۱
۵	اعلیٰ حضرت رائپوری	۱۰۷	۱۰
۶	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۲۸	۷
۷	اعلیٰ حضرت	۲۶۷	۲۰

۸	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۲۷۲	۴
۹	اعلیٰ حضرت	۲۸۱	۱
۱۰	اعلیٰ حضرت	۲۹۰	۱۸
۱۱	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۲۲	۴
۱۲	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۳۲۲	۹
۱۳	اعلیٰ حضرت	۳۲۶	۸
۱۴	اعلیٰ حضرت محمودالحسن	۳۳۶	۱۴
۱۵	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۳۶	۱۵
۱۶	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۳۳۷	۱۹
۱۷	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۳۹	۵
۱۸	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۳۹	۸
۱۹	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۳۴۱	۴
۲۰	اعلیٰ حضرت	۳۴۱	۱۰
۲۱	اعلیٰ حضرت	۳۴۱	۱۶
۲۲	اعلیٰ حضرت	۳۴۱	۱۸
۲۳	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۴۲	۳
۲۴	اعلیٰ حضرت	۳۴۲	۸
۲۵	اعلیٰ حضرت	۳۴۲	۱۰
۲۶	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۴۲	۱۴

۴۶	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۵۰	۱۲
۴۷	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۵۱	۷
۴۸	اعلیٰ حضرت	۳۵۱	۱۷
۴۹	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۵۳	۹
۵۰	اعلیٰ حضرت	۳۵۳	۱۱
۵۱	اعلیٰ حضرت	۳۵۳	۱۳
۵۲	اعلیٰ حضرت	۳۵۴	۱
۵۳	اعلیٰ حضرت	۳۵۴	۴
۵۴	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۵۴	۵
۵۵	اعلیٰ حضرت	۳۵۴	۷
۵۶	اعلیٰ حضرت	۳۵۴	۸
۵۷	اعلیٰ حضرت	۳۵۴	۱۷
۵۸	اعلیٰ حضرت	۳۵۴	۲۱
۵۹	اعلیٰ حضرت	۳۵۵	۱
۶۰	اعلیٰ حضرت	۳۵۵	۳
۶۱	اعلیٰ حضرت	۳۵۵	۶
۶۲	اعلیٰ حضرت	۳۵۶	۱۹
۶۳	اعلیٰ حضرت	۳۵۷	۳
۶۴	اعلیٰ حضرت	۳۵۸	۱

۶۵	اعلیٰ حضرت	۳۵۸	۱۰
۶۶	اعلیٰ حضرت حکیم الامت اشرف علی	۳۵۸	۷
۶۷	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۶۶	۱۵
۶۸	اعلیٰ حضرت سہارن پوری	۳۶۷	۱۶
۶۹	اعلیٰ حضرت حکیم الامت	۳۶۸	۱۴
۷۰	اعلیٰ حضرت	۳۶۸	۱۵
۷۱	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۷۰	۱۴
۷۲	اعلیٰ حضرت رائپوری	۳۸۲	۱۰
۷۳	اعلیٰ حضرت	۴۰۲	۹
۷۴	اعلیٰ حضرت	۴۰۲	۱۰
۷۵	اعلیٰ حضرت	۴۰۲	۱۲
۷۶	اعلیٰ حضرت	۴۰۲	۱۲
۷۷	اعلیٰ حضرت	۴۰۲	۱۳
۷۸	اعلیٰ حضرت	۴۰۲	۱۹
۷۹	اعلیٰ حضرت	۴۰۲	۱۹
۸۰	اعلیٰ حضرت	۴۰۳	۱
۸۱	اعلیٰ حضرت	۴۰۳	۹
۸۲	اعلیٰ حضرت	۴۰۳	۱۷
۸۳	اعلیٰ حضرت	۴۰۶	۱۲

۸۴	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۴۰۷	۱۹
۸۵	اعلیٰ حضرت سہارن پوری	۴۱۰	۱۲
۸۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۴۱۰	حاشیہ سطر۴
۸۷	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۴۱۸	۱۴
۸۸	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۴۱۹	۱۹
۸۹	اعلیٰ حضرت	۴۲۰	۳
۹۰	اعلیٰ حضرت	۴۲۰	۴
۹۱	اعلیٰ حضرت	۴۲۰	۹
۹۲	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۴۲۰	۱۲
۹۳	اعلیٰ حضرت	۴۲۲	۲۱
۹۴	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۴۲۷	۳
۹۵	اعلیٰ حضرت رائپوری	۴۴۷	۸
۹۶	اعلیٰ حضرت حکیم الامت	۴۵۷	۱۳
۹۷	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۴۶۹	۱۹
۹۸	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۵۲۵	۱۹
۹۹	اعلیٰ حضرت رائپوری	۵۳۸	۱۰
۱۰۰	اعلیٰ حضرت رائپوری	۵۵۴	۱۱
۱۰۱	اعلیٰ حضرت رائپوری	۵۵۹	۴
۱۰۲	اعلیٰ حضرت رائپوری	۵۹۴	۱۴

۱۰۳	اعلیٰ حضرت	۵۹۴	۱۶
۱۰۴	اعلیٰ حضرت	۵۹۴	۱۷
۱۰۵	اعلیٰ حضرت	۵۹۴	۱۷
۱۰۶	اعلیٰ حضرت	۵۹۹	۲۰
۱۰۷	اعلیٰ حضرت رائپوری	۶۰۰	۱۲
۱۰۸	اعلیٰ حضرت مولانا مظہر صاحب	۶۲۱	۶
۱۰۹	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۶۲۱	۱۸
۱۱۰	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۶۲۳	۱
۱۱۱	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۶۲۸	۶
۱۱۲	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۶۳۸	۸
۱۱۳	اعلیٰ حضرت رائپوری	۶۳۸	۱۰
۱۱۴	اعلیٰ حضرت تھانوی صاحب	۶۳۹	۱۷
۱۱۵	اعلیٰ حضرت رائپوری	۶۴۳	۸
۱۱۶	اعلیٰ حضرت رائپوری	۶۴۹	۱۴
۱۱۷	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۶۵۱	۲۱
۱۱۸	اعلیٰ حضرت رائپوری	۶۵۲	۶
۱۱۹	اعلیٰ حضرت رائپوری	۶۵۲	۷
۱۲۰	اعلیٰ حضرت رائپوری	۶۵۲	۹
۱۲۱	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۶۶۱	۲

۱۳۹	اعلیٰ حضرت	۱۰۷	۱۴
۱۴۰	اعلیٰ حضرت	۱۰۷	۱۶
۱۴۱	اعلیٰ حضرت	۱۰۷	۱۷
۱۴۲	اعلیٰ حضرت	۱۰۸	۳
۱۴۳	اعلیٰ حضرت	۱۰۸	۵
۱۴۴	اعلیٰ حضرت	۱۰۸	۶
۱۴۵	اعلیٰ حضرت	۱۰۸	۷
۱۴۶	اعلیٰ حضرت	۱۰۸	۹
۱۴۷	اعلیٰ حضرت	۱۲۲	۵
۱۴۸	اعلیٰ حضرت	۱۲۳	۵
۱۴۹	اعلیٰ حضرت	۱۲۳	۱۰
۱۵۰	اعلیٰ حضرت	۱۲۳	۱۵
۱۵۱	اعلیٰ حضرت	۱۲۳	۱۶
۱۵۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۲۲	۳
۱۵۳	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری	۲۳۹	۱۶
۱۵۴	اعلیٰ حضرت	۲۳۹	۱۷
۱۵۵	اعلیٰ حضرت	۲۳۹	۱۸
۱۵۶	اعلیٰ حضرت	۲۴۰	۶
۱۵۷	اعلیٰ حضرت	۲۴۰	۸

۱۵۸	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۲۴۵	۴
۱۵۹	اعلیٰ حضرت	۲۴۵	۶
۱۶۰	اعلیٰ حضرت	۲۴۶	۲
۱۶۱	اعلیٰ حضرت	۲۴۶	۳
۱۶۲	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۲۴۶	۴
۱۶۳	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۲۴۶	۱۴
۱۶۴	اعلیٰ حضرت	۲۴۶	۱۵
۱۶۵	اعلیٰ حضرت	۲۴۶	۱۹
۱۶۶	اعلیٰ حضرت	۲۴۷	۱
۱۶۷	اعلیٰ حضرت	۲۴۷	۳
۱۶۸	اعلیٰ حضرت	۲۴۷	۶
۱۶۹	اعلیٰ حضرت	۲۵۱	۵
۱۷۰	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۲۵۲	۱۰
۱۷۱	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۲۶۸	۵
۱۷۲	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۲۶۸	۶
۱۷۳	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۲۹۱	۲۲
۱۷۴	اعلیٰ حضرت	۳۲۰	۲۰
۱۷۵	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۳۳۹	۸
۱۷۶	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۳۵۲	۱۰

۱۱	۳۵۲	اعلیٰ حضرت	۱۷۷
۲۰	۳۵۵	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۷۸
۸	۳۶۱	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۷۹
۱۷	۳۶۸	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۸۰
۱۸	۳۶۸	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۱۸۱
۱۴	۳۸۵	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۸۲
۱۲	۳۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۸۳
۱۶	۳۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۸۴
۱۹	۳۸۶	اعلیٰ حضرت	۱۸۵
۱	۳۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۸۶
۲	۳۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۸۷
۴	۳۸۷	اعلیٰ حضرت	۱۸۸
۱۶	۳۹۱	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۸۹

☆☆☆

☆☆

ان کی کتاب ''تذکرۃ الخلیل'' ہے۔اس کے مصنف ان کے عظیم پیشوا مولانا عاشق الٰہی میرٹھی ہیں اس میں انھوں نے حاجی امداد اللہ وغیرہ کو ۱۸ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

تذکرۃ الخلیل از مولانا عاشق الٰہی میرٹھی

ناشر مکتبہ خلیلیہ متصل مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور یوپی۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۷۴	۲۰
۲	اعلیٰ حضرت	۷۴	۲۱
۳	اعلیٰ حضرت	۷۵	۴
۴	اعلیٰ حضرت	۷۵	۶
۵	اعلیٰ حضرت	۷۵	۸
۶	اعلیٰ حضرت	۷۷	۲۲
۷	اعلیٰ حضرت	۹۴	۱۰
۸	اعلیٰ حضرت	۱۰۶	۱۸
۹	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۱۹	۸
۱۰	اعلیٰ حضرت	۱۱۹	۹
۱۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۱۹	۱۲
۱۲	اعلیٰ حضرت	۱۱۹	۱۸
۱۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۲۴	۳
۱۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۲۴	۷

۱۵	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۷۹	۴
۱۶	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۳۳۹	۳
۱۷	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۳۳۹	۴
۱۸	اعلیٰ حضرت امام ربانی	۴۲۹	۱

ان کی کتاب ''اشرف السوانح'' ہے اس کے مصنف خواجہ عزیز الحسن ہیں جو حکیم الامت کے اکابر خلفاء میں شمار کئے جاتے ہیں ان میں انھوں نے حاجی امداداللہ صاحب کو ۲۰ رجگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

اشرف السوانح از خواجہ عزیز الحسن، ج اول۔ ناشر مکتبہ تالیفات اشرفیہ نمبر ۸ تھانہ بھون مظفر نگر (یوپی)

اشرف السوانح جلد اول

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۴۷	۳

اشرف السوانح جلد دوم

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۵	۱۶
۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۵	۲۰
۴	اعلیٰ حضرت	۵	۲۱
۵	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۸۵	۱۰

☆☆☆☆☆

کتاب حکیم الامت جس کے مصنف عبدالماجد دریا آبادی اڈیٹر صدق لکھنؤ میں انھوں نے نظام دکن کو ۲ جگہ اعلی حضرت لکھا ہے۔

حکیم الامت ناشر (مطبع) معارف اعظم گڑھ یوپی۔

نمبر شمار	اعلی حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلی حضرت نظام دکن	۲۲۶	۱۰
۲	اعلی حضرت نظام دکن	۳۲۰	۱۸

ان کی ایک کتاب اکابر کا تقوی ہے جو شیخ زکریا کاندھلوی کے ارشاد پر لکھی گئی اس کے مصنف صوفی اقبال مہاجر مدنی ہیں اس میں انھوں نے اپنے بزرگوں کو ۱۸ رجگہ اعلی حضرت لکھا ہے۔

اکابر کا تقوی از صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی

ناشر کریمی پبلیکشنز نمبر ۴۲۶ رشاہ گنج الہ آباد یوپی۔

نمبر شمار	اعلی حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلی حضرت شاہ عبدالرحیم	۵	۱۵ رفہرست
۲	اعلی حضرت گنگوہی	۲۴	۱۶
۳	اعلی حضرت حاجی امداداللہ	۵۲	۸
۴	اعلی حضرت شاہ عبدالرحیم	۵۸	۱
۵	اعلی حضرت	۵۸	۳
۶	اعلی حضرت	۵۸	۴
۷	اعلی حضرت رائے پوری	۶۱	۷

۸	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۶۱	۹
۹	اعلیٰ حضرت	۶۲	۳
۱۰	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۶۲	۴
۱۱	اعلیٰ حضرت رائے پوری	۶۲	۱۷
۱۲	اعلیٰ حضرت	۶۲	۱۸
۱۳	اعلیٰ حضرت	۶۳	۴
۱۴	اعلیٰ حضرت	۶۳	۵
۱۵	اعلیٰ حضرت	۶۳	۸
۱۶	اعلیٰ حضرت سہارنپوری	۶۳	۱۳
۱۷	اعلیٰ حضرت	۶۷	۲
۱۸	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۶۸	۱۰

انھیں کی ایک کتاب اکابر کا احسان وسلوک ہے اس کے مصنف محمد اقبال ہوشیار پوری ہیں اس پر مولانا ابوالحسن ندوی کا مقدمہ بھی ہے اس میں انھوں نے اپنے بزرگ حاجی امداداللہ صاحب رشید احمد گنگوہی وغیرہ کو ۱۰ ارجگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

اکابر کا احسان وسلوک از محمد اقبال

ناشر کتب خانہ اشاعت العلوم محلّہ مفتی سہارنپور (یوپی)

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۴۵	۲۰
۲	اعلیٰ حضرت	۴۸	۲۰

۳	اعلی حضرت	۴۹	۴
۴	اعلی حضرت حاجی صاحب	۴۹	۶
۵	اعلی حضرت	۴۹	۷
۶	اعلی حضرت	۹۱	۵
۷	اعلی حضرت	۹۲	۹
۸	اعلی حضرت	۹۲	۱۳
۹	اعلی حضرت	۹۲	۱۶
۱۰	اعلی حضرت	۹۳	۱۹

ان کی ایک کتاب تاریخ مشائخ چشت ہے اس کے مصنف مولانا زکریا سہارنپوری ہیں جو تبلیغی نصاب کے مصنف ہیں اس میں انھوں نے اپنے بزرگوں کو ۶۷ رجگہ اعلی حضرت لکھا ہے۔

تاریخ مشائخ چشت ازمولانا زکریا (شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور)

ناشر اشاعت العلوم محلّہ مفتی سہارنپور (یوپی)

نمبر شمار	اعلی حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلی حضرت	ب ابتدائی	۶
۲	اعلی حضرت	۲۳۴	۵
۳	اعلی حضرت	۲۳۵	۹
۴	اعلی حضرت	۲۴۱	۱۰
۵	اعلی حضرت	۲۴۲	۱

۶	اعلی حضرت	۲۴۲	۳
۷	اعلی حضرت	۲۴۲	۴
۸	اعلی حضرت	۲۴۸	۱۱
۹	اعلی حضرت	۲۴۸	۱۵
۱۰	اعلی حضرت	۲۴۸	۱۷
۱۱	اعلی حضرت	۲۵۱	۸
۱۲	اعلی حضرت	۲۵۲	۴
۱۳	اعلی حضرت	۲۵۲	۸
۱۴	اعلی حضرت	۲۵۳	۱
۱۵	اعلی حضرت	۲۵۳	۴
۱۶	اعلی حضرت	۲۵۳	۹
۱۷	اعلی حضرت	۲۵۴	۲
۱۸	اعلی حضرت	۲۵۵	۱۹
۱۹	اعلی حضرت	۲۵۷	۸
۲۰	اعلی حضرت	۲۵۷	۸
۲۱	اعلی حضرت	۲۵۷	۱۳
۲۲	اعلی حضرت	۲۵۷	۱۹
۲۳	اعلی حضرت	۲۵۸	۶
۲۴	اعلی حضرت	۲۶۱	۱۷

۲۵	اعلی حضرت	۲۶۳	۱۹
۲۶	اعلی حضرت	۲۶۹	۱۵
۲۷	اعلی حضرت	۲۶۹	۱۶
۲۸	اعلی حضرت	۲۶۹	۱۶
۲۹	اعلی حضرت	۲۶۹	۱۸
۳۰	اعلی حضرت	۲۷۰	۱
۳۱	اعلی حضرت	۲۷۰	۷
۳۲	اعلی حضرت	۲۷۰	۹
۳۳	اعلی حضرت	۲۷۰	۱۲
۳۴	اعلی حضرت	۲۷۰	۱۳
۳۵	اعلی حضرت	۲۷۰	۱۷
۳۶	اعلی حضرت	۲۷۰	۱۹
۳۷	اعلی حضرت	۲۷۱	۵
۳۸	اعلی حضرت	۲۷۱	۶
۳۹	اعلی حضرت	۲۷۱	۹
۴۰	اعلی حضرت	۲۷۲	۴
۴۱	اعلی حضرت	۲۷۲	۷
۴۲	اعلی حضرت	۲۷۲	۱۱
۴۳	اعلی حضرت	۲۷۲	۱۴

۴۴	اعلیٰ حضرت	۲۷۲	۱۶
۴۵	اعلیٰ حضرت	۲۷۲	۱۷
۴۶	اعلیٰ حضرت	۲۷۳	۱
۴۷	اعلیٰ حضرت	۲۷۳	۷
۴۸	اعلیٰ حضرت	۲۷۳	۸
۴۹	اعلیٰ حضرت	۲۷۴	۱۹
۵۰	اعلیٰ حضرت	۲۷۴	۲۰
۵۱	اعلیٰ حضرت	۲۷۵	۱
۵۲	اعلیٰ حضرت	۲۷۵	۶
۵۳	اعلیٰ حضرت	۲۷۸	۱۷
۵۴	اعلیٰ حضرت	۲۷۸	۱۹
۵۵	اعلیٰ حضرت	۲۷۹	۳
۵۶	اعلیٰ حضرت	۲۷۹	۱۲
۵۷	اعلیٰ حضرت	۲۷۹	۱۴
۵۸	اعلیٰ حضرت	۲۸۰	۱۹
۵۹	اعلیٰ حضرت	۲۸۲	۹
۶۰	اعلیٰ حضرت	۲۸۲	۱۰
۶۱	اعلیٰ حضرت	۲۸۵	۶
۶۲	اعلیٰ حضرت	۳۰۱	۲

۶۳	اعلیٰ حضرت	۳۰۳	۵
۶۴	اعلیٰ حضرت	۳۰۷	۱۰
۶۵	اعلیٰ حضرت	۳۱۲	۱۶
۶۶	اعلیٰ حضرت	۳۲۲	۱۰
۶۷	اعلیٰ حضرت	۳۴۳	۱۹

ان ہی کی ایک کتاب ''صحبتے با اولیاء'' ہے اس کے مصنف مولانا تقی الدین ندوی مظاہری ہیں جس میں انھوں نے مصنف تبلیغی نصاب مولانا زکریا سہارنپوری کے کمالات پر روشنی ڈالی ہے۔اس کتاب میں حاجی امداد اللہ،شاہ عبدالرحیم رائپوری کو ۸ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

''صحبتے با اولیاء''از مولانا تقی الدین ندوی مظاہری۔

ناشر مجلس معارف ترکیسر۔سورت،گجرات۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۵	۱۳
۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۵۴	۱۳
۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۷۸	۱۹
۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۹۱	۱۱
۵	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری	۶۲	۷
۶	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری	۶۲	۱۰
۷	اعلیٰ حضرت رائپوری	۸۲	۱

۸	اعلیٰ حضرت رائپوری	۹۵	۱۷

دیوبندیوں کی ایک کتاب حکایات اولیاء (ارواح ثلثہ) ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی اس کے مصنف ہیں۔ اس میں انھوں نے اپنے مولانا کو دوجگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

ارواح ثلثہ

ناشر کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت	۳۸۲	۸
۲	اعلیٰ حضرت	۳۸۲	۱۲

ان کی کتاب ''تذکرہ دانشوران سہارنپور'' ہے مولانا سید شاہد سہارنپوری دیوبندی اس کے مصنف ہیں اس میں انھوں نے شاہ عبدالرحیم رائے پوری، اور حاجی امداداللہ صاحب کو ۱۱ جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

تذکرہ دانشوران سہارنپور

ازمولانا سید شاہد سہارنپوری ناشر اشاعت العلوم سہارن پور (یوپی)۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت مہاجر مکی	۳	۴
۲	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری	۷	۲۰
۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۱۸	۱۷
۴	اعلیٰ حضرت امداداللہ	۲۱	۱۹
۵	اعلیٰ حضرت حاجی امداداللہ	۳۴	۶
۶	اعلیٰ حضرت حاجی امداداللہ	۸۵	۷
۷	اعلیٰ حضرت	۵	۹

۸	اعلیٰ حضرت حاجی امداداللہ	۳۱۸	۷
۹	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری	۳۱۹	۱۷
۱۰	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۳۲۴	۸
۱۱	اعلیٰ حضرت حاجی امداداللہ	۳۳۱	۷

ایک کتاب ''معمولات رمضان'' ہے مولانا نورالحق راشد کاندھلوی اس کے مصنف ہیں۔ اس میں انھوں نے شاہ عبدالرحیم کو دوجگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

''معمولات رمضان'' ازنورالحق راشد کاندھلوی۔

ناشر۔مکتبہ دین ودانش کاندھلہ ضلع مظفرنگر یوپی

نمبرشمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۵۱	۱۸
۲	اعلیٰ حضرت رائپوری	۵۲	۲

ان کی ایک کتاب ''اکابر کارمضان'' ہے۔تبلیغی نصاب (فضائل اعمال) کے مصنف مولانا زکریا سہارنپوری اس کے مصنف ہیں۔اس میں انھوں نے شاہ عبدالرحیم ،رشید احمد گنگوہی کو ۱۱جگہ اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

اکابر کارمضان مصنفہ مولانا زکریا سہارنپوری۔

ناشر۔کتب خانہ یحیوی متصل مظاہر علوم سہارنپوری۔یوپی۔

نمبرشمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۲	۷فہرست
۲	اعلیٰ حضرت رائپوری	۶	۷
۳	اعلیٰ حضرت رائپوری	۱۲	۱۲

۴	اعلیٰ حضرت گنگوہی	۱۸	۶
۵	اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم	۲۴	۵
۶	اعلیٰ حضرت رائپوری	۲۵	۲
۷	اعلیٰ حضرت	۲۵	۳
۸	اعلیٰ حضرت	۲۵	۸
۹	اعلیٰ حضرت رائپوری	۲۵	۱۳
۱۰	اعلیٰ حضرت	۲۵	۱۴
۱۱	اعلیٰ حضرت رائپوری	۵۹	۶

ان کی کتاب مکتوبات شیخ (معروف بہ مکتوبات تصوف) مولوی سید شاہد سہارنپوری دیوبندی اس کے مصنف ہیں۔ اس میں انھوں نے اپنے مولانا کے لئے ایک جگہ لفظ اعلیٰ حضرت کا استعمال کیا ہے۔

مکتوبات شیخ۔کتب خانہ اشاعت العلوم محلّہ مفتی سہارنپور سے چھپی ہے۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت	۸۴	۲۳

ان ہی کی کتاب مکتوبات علمیہ ہے۔ اسکے مصنف بھی مولانا سید شاہد سہارنپوری ہیں اس میں بھی انھوں نے ایک جگہ مولانا زکریا کو اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔

مکتوبات علمیہ۔ناشر اشاعت العلوم محلّہ مفتی سہارن پور۔

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت مولانا زکریا	۱۲۶	۱۴

انھیں کی کتاب سوانح قاسمی ہے (جو قاری طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی ہدایت پر لکھی گئی) اس کے مصنف مولانا مناظر حسین گیلانی ہیں۔ اور یہ دارالعلوم کے دفتر سے شائع بھی ہوئی۔ اس میں انھوں نے نظام دکن، رشید احمد گنگوہی، اور حاجی امداد اللہ صاحب کو ۱۶ جگہ اعلی حضرت لکھا ہے۔

سوانح قاسمی جلد اول۔ ناشر دارالعلوم دیوبند یوپی۔

نمبر شمار	اعلی حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلی حضرت حاجی صاحب	۲۸۴	۲۰
۲	اعلی حضرت حاجی امداد اللہ	۲۸۵	۳
۳	اعلی حضرت حاجی صاحب	۲۸۸	۷
۴	اعلی حضرت حاجی صاحب	۲۹۳	۱۵
۵	اعلی حضرت	۲۹۳	۱۶
۶	اعلی حضرت حاجی امداد اللہ	۲۹۳	۲۰
۷	اعلی حضرت حاجی صاحب	۲۹۵	۱۰
۸	اعلی حضرت حاجی صاحب	۲۹۵	۱۹
	(جلد دوم)		
۹	اعلی حضرت	۱۲۶	۱۲
۱۰	اعلی حضرت گنگوہی	۱۶۰	۹
۱۱	اعلی حضرت حاجی صاحب	۱۸۸	۲
	(جلد سوم)		

۱۲	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۲۰	۶
۱۳	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۵۰	۱
۱۴	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۵۲	۷
۱۵	اعلیٰ حضرت حاجی صاحب	۷۳	۱۶
۱۶	اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن	۹۵	۵ حاشیہ

تبلیغی نصاب، فضائل ذکر مصنفہ مولانا زکریا سہارن پوری۔

ناشر سلیم بک ڈپو دہلی

نمبر شمار	اعلیٰ حضرت	صفحہ	سطر
۱	اعلیٰ حضرت مولانا الحاج امداد اللہ مکی	۳۵	۸

ان کے گھر کے اعلیٰ حضرت کو سن لیا اب اگر ان عبارتوں کے حوالے سے وہی الفاظ دہرائے جائیں، کہ رسول ﷺ کو صرف حضرت کہا جاتا ہے اور عاشق الٰہی میرٹھی، مولانا گنگوہی، اور مولانا تھانوی اپنے پیرو مرشد کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں اور خود اہل دیوبند اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، عبدالرحیم رائپوری، محمود الحسن دیوبندی، مولانا مظہر، نظام دکن، قاری طیب مولانا زکریا سہارن پوری وغیرہ کو اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں پڑھتے ہیں......اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو صرف حضرت کہا جاتا اور اہل دیوبند اپنے لوگوں کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔

ہم نا کہتے تھے کہ اے داغ تو زلفوں کو نا چھیڑ

اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قلق یا ہم

اب ذرا کچھ دوسرے القاب کا بھی جائزہ لیجئے اور اہل دیوبند کے یہاں ان کے استعمال کا تماشہ دیکھئے خود ان کے گھر میں تنقیص رسالت کے کیسے کیسے ساز وسامان

موجود ہیں مرثیہ رشید احمد گنگوہی جس کے مرتب ان کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب ہیں انھوں نے بالکل سرورق پر گنگوہی صاحب کو ان القاب سے ملقب کیا یعنی مخدوم الکل ''مطاع العالم'' یعنی سب کے مخدوم اور سارے عالم کے مطاع و مقتدا''۔

اب یہ لوگ اپنی ہی منطق کی بنیاد پر الزام قبول کریں کہ یہ حضرات گنگوہی صاحب کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سید المرسلین مخدوم العالمین ﷺ تک اور ان کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے سارے بنی نوع انسان کا مخدوم سمجھتے ہیں.... مخدوم الکل اور مخدوم العالم کا یہ مفہوم ان کی طرح ہم کھینچ تان کر پیدا نہیں کرتے بلکہ موجبہ کلیہ کا سور ہونے کی حیثیت سے لفظ کل کے اصطلاحی اور وضعی معنی ہی یہ ہیں کہ اس کے دائرہ سے نسل انسانی کا ایک فرد خارج نہ ہو۔ خوب غور سے سن لیں کہ دائرۂ اطلاق کی یہ وسعت خود لفظ کے اندر موجود ہے باہر سے یہ معنی نہیں پہنائے گئے ہیں جبکہ اعلیٰ حضرت کا لفظ اپنے وضعی معنیٰ کے اعتبار سے دائرۂ اطلاق کی وسعت کا سرے سے کوئی مفہوم ہی نہیں رکھتا اپنی بدنیتی کے زیر اثر زبردستی ان لوگوں نے اسے غلط معنیٰ پہنا دیئے ہیں، یونہی مطاع العالم کی ترکیب میں عالم کا لفظ بھی اپنے وضع کے اعتبار سے زمان و مکان کی ہمہ گیری اور وسعت کو چاہتا ہے جس میں نہ کسی فرد کا استثناء ہے اور نہ کسی وقت کا۔ کتب عقائد میں صراحت موجود ہے کہ عالم تمام ماسوی اللہ یعنی ساری مخلوق کو کہتے ہیں۔ جس کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ یہ حضرات سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضور مطاع العالمین ﷺ تک سب کو معاذ اللہ گنگوہی صاحب کا محکوم اور اطاعت گزار سمجھتے ہیں........ اس طرح کے دوسرے القابات سے ان کی کتابیں بھری پڑیں ہیں اگر ان سب کو لکھا جائے تو ہزاروں صفحات بھی کم پڑیں گے۔

ان حضرات کے ظاہری و باطنی لبادے کو تو آپ لوگوں نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ یہ اپنے بزرگوں کو اعلیٰ حضرت لکھیں تو کچھ نہ ہو کیونکہ یہ ان کے ہیں اور ہم اس

ذات گرامی کو جس نے صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کو رسول اعظم ﷺ سے عشق کرنا سکھایا علمائے عرب نے جس کی مدح وستائش کا خطبہ پڑھا جن کی علمی تحقیقات اور دینی خدمات نے ایک عالم کو حیرت زدہ کر دیا جن کی عشق کی صداقت اور قلم کی قوت کا اعتراف غیروں نے بھی کیا علماء دیوبند کے تلمیذ خاص اور مشہور اسکالر مولانا کوثر نیازی لکھتے ہیں۔

"میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم ومغفور سے لیا ہے، کبھی کبھی اعلی حضرت کا ذکر آجاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے۔ مولوی صاحب (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا کی بخشش تو انھیں فتووں کے سبب ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، احمد رضا خاں! تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا تم نے سمجھا کہ انھوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر کفر کا فتوی لگادیا۔ جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔"

اور آگے لکھتے ہیں۔ کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا، فرمایا۔

"جب حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دی جب دعا کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا، وہ تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہیں، فرمایا (اور یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ مولانا احمد رضا خاں نے ہم پر کفر کا فتوی اس لئے لگایا کہ انھیں

اگر ہم ایک یگانۂ روزگار محقق اور سچے عاشق رسول کو اعلیٰ حضرت لکھیں تو واویلا مچ جائے، عقیدے میں اختلاف، مراسم میں اختلاف اپنی جگہ لیکن علمی اعتبار سے بالکل بے بنیاد اور کھوکھلا اعتراض کرنا علمی بے مائیگی اور تنگ نظری کی واضح دلیل ہے جو معترضین ہی کو زیب دیتی ہے۔